سُورَةُ عَبَسَ

آیات ۲۳ - ۴۲

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۙ ﴿۲۴﴾
اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۙ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۙ ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا
ۙ ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۙ ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۙ ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۙ ﴿۳۰﴾
وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ؕ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۫ ﴿۳۳﴾
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۙ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۙ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ؕ ﴿۳۶﴾
لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ؕ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۙ ﴿۳۸﴾
ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۚ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۙ ﴿۴۰﴾
تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ؕ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾ ع

مطالعہ حدیث

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَائَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ صحیح مسلم:جلد سوم:حدیث نمبر 2442)

حضرت ابن عمر (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی......

اے اللہ میں تجھ سے تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت اور صحت کے پلٹ جانے سے اور اچانک مصیبت آ جانے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۙ ﴿۲۴﴾

كَلَّا - ہر گز نہیں

لَمَّا -ابھی تک نہیں

قَضَى (القضاء) کسی کام کا فیصلہ کر دینا، پورا کرنا، ختم کرنا

يَقْضِ - پورا کیا

مَآ اَمَرَهٗ - جو اس نے حکم دیا اس کو

فَلْيَنْظُرِ -پس چاہیے کہ دیکھے

الْاِنْسَانُ - انسان

اِلٰى طَعَامِهٖٓ - اپنے کھانے کی طرف

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ
اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۙ ﴿۲۴﴾

ہر گز نہیں، اِس نے وہ فرض ادا نہیں کیا جس کا اللہ نے اِسے
حکم دیا تھا - پھر ذرا انسان اپنی خوراک کو دیکھے

By no means hath he fulfilled what Allah hath commanded him - Let man consider his food

محمد اقبال

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ؕ ﴿۲۳﴾

- انسان کو تنبیہ
- گزشتہ آیات میں تخلیقِ انسانی کی ابتداء، انتہاء اور ان میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور انعامات کا ذکر
- ایسے واضح احسانات اور قدرت کے نمایاں شواہد، تخلیقی عمل، زندگی کے امکانات، بقاء کے انتظامات اور رہنمائی کے تمام اسباب اس بات کے متقاضی کہ انسان اپنے خالق ومالک کی معرفت اور اپنے محسن کی احسان شناسی میں کوئی کوتاہی نہ کرے
- لیکن حیرانی کی بات ہے کہ انسان نے اپنے فرض کو نہ پہچانا، اور جس کا اسے حکم دیا گیا تھا اس کو ادا کرنے کی کوئی کوشش نہ کی۔

فَلۡیَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ اِلٰی طَعَامِہٖۤ ۙ﴿۲۴﴾

○ تدبر کی نگاہ ہو تو دلائل کی کمی نہیں

- ○ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کی کوئی انتہاء ہے اور نہ اس کے احسانات کا کوئی شمار
- ○ اگر وہ غذا کے اسباب فراہم نہ کرتا تو انسان کے بس میں نہ تھا کہ وہ غذا پیدا کرلیتا
- ○ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کمال اور کرشمہ کہ اس نے صرف غذا ہی پیدا نہیں کی بلکہ اس میں اتنی وسعت، تنوع اور ضروریات کی ایک ایک نوعیت کا لحاظ رکھا ہے کہ دیکھ کر آدمی مبہوت ہو جاتا ہے
- ○ وہ تمام مخلوق کو انکی ضرورت کے مطابق غذا فراہم کرتا ہے۔ ایسے ایسے مقامات پر غذا کی ترسیل کا انتظام کرتا ہے جہاں تک انسان کی نگاہوں کی رسائی بھی نہیں
- ○ برگ درختانِ سبز در نظر ہوشیار ہر ورقش دفتری است معرفت کردگار

اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾

اَنَّا - بیشک ہم نے

صَبَبْنَا الْمَآءَ - انڈیلا (برسایا) ہم نے پانی

صب اوپر سے پانی پھینکنا

صَبًّا - جیسے برساتے ہیں

دوبارہ صَبًّا تاکید کے لئے - پانی کی فراوانی پر دلالت ہے۔

ثُمَّ - پھر

شَقَقْنَا الْاَرْضَ - پھاڑا ہم نے زمین کو

- شق - شگاف کرنا، پھاڑنا

شَقًّا - جیسے پھاڑتے ہیں

اَنَّا صَبَبۡنَا الۡمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقۡنَا الۡاَرۡضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾

بیشک ہم نے خوب زور سے پانی برسایا
پھر ہم ہی نے زمین کو چیرا پھاڑا

That We pour down the water, pouring (it) down in abundance,

And We split the earth in fragments,

محمد اقبال

اَنَّا صَبَبۡنَا الۡمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقۡنَا الۡاَرۡضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾

- پانی اہم ترین اسباب حیات میں سے - ایسی بنیادی چیز جس کے بغیر انسانی زندگی باقی نہیں رہ سکتی۔
- کبھی انسان نے اس کے نظام پہ غور کیا ہے؟
- اللہ نے اپنی پیدا کردہ نعمتوں میں پانی کو سب سے زیادہ فراوانی سے وجود بخشا۔ بارش پانی کے ذرائع میں سے اہم ترین ذریعہ
- سمندروں سے پانی کا بخارات بن کر اٹھنا، بادلوں کا اس پانی کو لے کے چلنا، بارشوں کا برسنا، پہاڑوں پہ برف کا گرنا، دریاؤں کا وہاں سے نکلنا.....
- پھر زمین کا پانی کو جذب کر کے اس سے زندگی (روئیدگی) کا ظہور ہونا

کس کے مرہون ہے؟

فَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا حَبًّا ۙ﴿۲۷﴾ وَّ عِنَبًا وَّ قَضۡبًا ۙ﴿۲۸﴾ وَّ زَيۡتُوۡنًا وَّ نَخۡلًا ۙ﴿۲۹﴾

فَاَنۡۢبَتۡنَا -پھر اگایا ہم نے

فِيۡهَا - اس میں

حَبًّا - غلہ (اناج)　　حب - دانہ (اناج کا)...

وَّ عِنَبًا - اور انگور

وَّ قَضۡبًا - اور ترکاری　　قصب ۔ سبزی یا ترکاری

وَّ زَيۡتُوۡنًا -: اور زیتون

وَّ نَخۡلًا - اور کھجوریں

فَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا حَبًّا ۙ‏ ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضۡبًا ۙ‏ ﴿۲۸﴾ وَّ
زَيۡتُوۡنًا وَّنَخۡلًا ۙ‏ ﴿۲۹﴾

پھر اُس کے اندر اگائے غلے - اور انگور اور ترکاریاں
اور زیتون اور کھجوریں

And produce therein grain, And grapes and green fodder، And Olives and Dates,

وَّحَدَآئِقَ غُلۡبًا ۙ﴿۳۰﴾ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ۙ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ؕ﴿۳۲﴾

وَّحَدَآئِقَ - اور باغات

غُلۡبًا - گھنے غَلَبَ بالادست ہونا غُلْبًا گھنے (جو زمین پر غالب ہوں)

وَّ فَاكِهَةً - اور پھل

وَّ اَبًّا - اور چارہ الابُّ وہ گھاس جو جانوروں کے چرنے کے لیے تیار ہو

مَّتَاعًا - فائدے کی چیزیں ہیں

لَّكُمۡ - تمہارے لیئے

وَلِاَنۡعَامِكُمۡ - اور تمہارے مویشیوں کے لئے

وَّ حَدَآئِقَ غُلۡبًا ۙ ﴿۳۰﴾ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ۙ ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا
لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ؕ ﴿۳۲﴾

اور گھنے باغ، اور (طرح طرح کے) پھل میوے اور
(جانوروں کا) چارہ۔ تمہارے لیے اور تمہارے مویشیوں
کے لیے سامان زیست کے طور پر

And enclosed Gardens, dense with lofty trees, And fruits and fodder, Provision for you and your cattle.

محمد اقبال

آیات ۲۷ - ۳۲

- پانی کی دستیابی اور زمین کو روئیدگی عطا کرنے کے بعد ان نعمتوں کا ذکر جو ان دو عناصر (زمین اور پانی) کے تعامل سے پیدا ہوتی ہیں
- اللہ کی قدرت اور اس کی رحمت و عنایت کے مظاہر میں سے " اَنْبَتْنَا "
- "پھر اس میں غلے (Grain) اگائے" جو انسان کی بنیادی غذا میں سے
- پھر اس میں قسما قسم کے انگور، رنگا رنگ ترکاریاں، اور زیتون اور کھجوریں
- کہ اس سے انسان کی طرح طرح کی ضروریات کی تکمیل ہو سکے، اور وہ پر لطف اور پر سکون طور پر نعمت زندگی سے بہرہ ور ہو سکے
- تمہارے لیئے ہی نہیں بلکہ ان جانوروں کے لیے بھی جن سے تم کو گوشت، چربی، دودھ، مکھن وغیرہ سامان خوراک حاصل ہوتا ہے اور جو تمہاری معیشت کے لیے۔ بیشمار دوسری خدمات بھی انجام دیتے ہیں

آیات ۲۷ - ۳۲

- سامانِ زیست کی فراہمی۔خاص طور پر غذائی اجناس، پھل اور سبزیاں، ان کی دستیابَی، ان پہ غور و فکر انسان کو اس کے خالق کی عظمت اور نوع بشر پر اس کی مہربانیوں سے بہت زیادہ آشنا کرتی ہے
- یہ معرفت انسان کو دراصل اپنے رب کی معرفت کی طرف لے جاتی ہے
- اپنی تعمیر ذات اور تہذیب نفس کی راہ میں انسان کو آگے لے جاتی ہے
- اگر انسان غور کرے اور فطرت سالم ہو تو انسان شکر گذاری کے جذبات سے معمور ہو جائے
- فلینظر الانسان

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ﴿۳۵﴾

فَاِذَا جَآءَتِ - پھر جب آئے گی وہ

الصَّآخَّةُ - کان پھاڑنے والی چیخ

يَوْمَ يَفِرُّ - اس دن دور بھاگے گا

الْمَرْءُ - انسان

مِنْ اَخِيْهِ - اپنے بھائی سے

وَ اُمِّهٖ - اور اپنی ماں سے

وَ اَبِيْهِ - اور اپنے باپ سے

صَخَّ يَصُخُّ آواز کی سختی اور کرخت پن
آواز کا کانوں سے ٹکرانا

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِىْ مِنْ عَذَابِ
يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِيْهِ ﴿۱۲﴾
وَ فَصِيْلَتِهِ الَّتِىْ تُـْٔوِيْهِ ﴿۱۳﴾ وَ مَنْ فِى
الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝٣٣ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ
اَخِيْهِ ۝٣٤ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ۝٣٥

آخرکار جب وہ کان بہرے کَر دینے والی آواز بلند ہو گی
اُس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا
اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے (بھی)

At length, when there comes the Deafening Noise,
That Day shall a man flee from his own brother,
And from his mother and his father,

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوۡمَ يَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِيۡهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيۡهِ ﴿۳۵﴾

- وقوعِ قیامت اور اس کی ہولناکی۔ دوسرے نفخہ کے بعد لوگوں کی حالت
- فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرٰى ۔ پھر جب وہ آجائے گا بڑا ہنگامہ۔
- آخری نفخ صور کی قیامت خیز آواز سے تمام مرے ہوئے انسان اٹھ کر میدانِ حشر میں جوابدہی کے لیے کھڑے کر دیئے جائیں گے۔
- اس روز کی ہیبت کی کیفیت اور انسان اپنے انجام کو دیکھ کر ایک نا قابلِ بیان حالت میں ہوگا اسے اپنے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کا ہوش جاتا رہے گا
- اس کا اپنا خاندان اور اس کے قریبی عزیز جنھیں وہ قبائلی زندگی میں اپنی قوت و عصبیت کا سامان سمجھتا تھا سب کو پہچاننے سے انکار کر دے گا
- ہر شخص پر نفسی نفسی کی حالت طاری ہوگی، بھائی بھائی سے بھاگے گا اور ماں باپ اپنی اولاد سے اور اولاد اپنے ماں باپ سے گریزاں ہوگی۔ میاں بیوی ایک دوسرے سے اجنبی بن چکے ہوں گے۔

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ؕ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ؕ ﴿۳۷﴾

وَصَاحِبَتِهٖ - اور اپنی بیوی سے

صَاحِبَہ بیوی

وَبَنِيْهِ - اور اپنے بیٹے سے

بَنِیْ اصل میں بنو ہے معنی بیٹے

لِكُلِّ امْرِئٍ -ہر مرد کے لیے

مِّنْهُمْ - ان میں سے

يَوْمَئِذٍ - اس دن

شَاْنٌ - ایک حالت ہو گی

يُّغْنِيْهِ - (جو) بے پرواہ کردے گی اس کو

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيۡهِ ؕ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امۡرِیًٔ مِّنۡهُمۡ یَوۡمَئِذٍ
شَاۡنٌ یُّغۡنِیۡهِ ؕ﴿۳۷﴾

اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے (بھی)۔ اس دن ہر شخص کو
ایسی (پریشان کن) حالت لاحق ہو گی جو اسے (ہر دوسرے
سے) بے پروا کر دے گی

And from his wife and his children
Every man that day will have concern
enough to make him heedless (of others).

محمد اقبال

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيۡهِؕ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امۡرِیءٍ مِّنۡهُمۡ يَوۡمَئِذٍ شَاۡنٌ يُّغۡنِيۡهِؕ ﴿۳۷﴾

- اس دن انسان اپنی ذات سے متعلق اس قدر مصروف ہوگا کہ دوسرے کی طرف توجہ نہیں کرے گا اور حادثات اس قدر شدید ہوں گے کہ اس کی ساری فکر کو مشغول رکھنے کے لئے کافی ہوں گے
- تین مواقف ایسے ہیں جن میں کوئی شخص کسی کو یاد نہیں کرے گا
- پہلا میزان جہاں اعمال تولے جائیں گے وہاں جب تک یہ نہ دیکھے کہ اس کا پلڑا بھاری ہے یا نہیں
- پھر پل صراط، جب تک نہ دیکھ لے کہ وہ اسے پر سے گزر سکے گا یا نہیں
- پھر جب نامہ اعمال انسانوں کے ہاتھ میں دیں گے جب تک یہ نہ دیکھ لے کہ اس کے دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال ملا یا بائیں

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾

○ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَكَيْفَ
بِالْعَوْرَاتِ قَالَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ

○ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگ اٹھیں گے ننگے پاؤں ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے اس پر حضرت عائشہ صدیقہ (رض) نے دریافت فرمایا کہ یارسول کریم ﷺ! لوگوں کی شرم گاہ کی کیا حالت ہوگی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ہر ایک شخص اپنی فکر میں ہوگا (یعنی نفسا نفسی کا عالم ہوگا) تو کوئی شخص کسی دوسرے کی شرم گاہ نہ دیکھے گا۔

سنن نسائی:جلد اول:حدیث نمبر 2089 (بخاری و مسلم ترمذی، ابن ابی حاتم، ابن جریر، طبرانی، ابن مردویه، بیهقی، حاکم) ۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾

وُجُوْهٌ - کچھ چہرے

يَّوْمَىِٕذٍ - اس دن

سَفَرَ: کسی چیز کے رخ سے پردہ اٹھانا، روشن کرنا، کسی رنگ کا ظاہر ہونا

مُّسْفِرَةٌ - روشن ہوں گے

- وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ [المدثر/34] اور قسم ہے صبح کی جب روشن ہو۔

ضَاحِكَةٌ - ہنسنے والے

ضَحِكَ: چہرہ کی خوشی سے دانتوں کا ظاہر ہو جانا

- اردو میں: (ہنسنے کی وجہ سے) تضحیک، مضحکہ

مُّسْتَبْشِرَةٌ - خوشی منانے والے

وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ مُّسۡفِرَةٌ ۙ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسۡتَبۡشِرَةٌ ۚ﴿۳۹﴾

کچھ چہرے اُس روز دمک رہے ہوں گے

ہشاش بشاش اور خوش و خرم ہوں گے

Some faces that Day will be beaming, Laughing, rejoicing.

محمد اقبال

وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ مُّسۡفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسۡتَبۡشِرَةٌ ﴿۳۹﴾

- اس دن مطیع اور نافرمان الگ کر دیئے جائیں گے
- وَامۡتَازُوا الۡيَوۡمَ اَيُّهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ اے مجرمو ! آج الگ ہو جاؤ۔
- ان میں سے ہر شخص اپنے چہرے سے پہچانا جائے گا کہ وہ مومن ہے یا کافر، اطاعت گزار ہے یا نافرمان، باغی ہے یا وفادار۔
- اس وقت کے حالات اور مناظر کو دیکھ کر چہروں پر علامتوں کا ظاہر ہونا فطری بات ہے
- مومن جنت کو دیکھ کر شاداں اور فرحاں، ہشاش بشاش مسکراتے ہوئے اور دمکتے ہوئے چہروں والے ہوں گے
- کافروں کو جیسے ہی اللہ تعالیٰ کے عتاب کا سامنا ہوگا اور وہ جہنم کی صورت میں اپنے انجام کو دیکھیں گے تو ان کے چہروں پر سیاہی چھا جائے گی۔

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۙ (٤٠) تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ؕ (٤١)

وَوُجُوْهٌ - اور کچھ چہرے (ایسے ہوں گے)

يَّوْمَئِذٍ -اس دن

عَلَيْهَا - ان پر

غَبَرَةٌ - غبار ہوگا غَبَرَ قافلے کے ساتھیوں سے پیچھے رہ جانا

○ غابر: پیچھے رہ جانے والا مٹی غبار پیچھے رہ جاتا ہے قافلہ آگے...

تَرْهَقُهَا - چھا جائے گی ان پر رَهِقَ قابو کرنا چھا جانا

قَتَرَةٌ - سیاہی قتر بہت ہی کم خرچ کرنے اور بخل کرنا - دھواں

أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾ ع

أُولَٰٓئِكَ - یہی لوگ

هُمُ - وہ ہیں

الْكَفَرَةُ - جو کافر ہیں

- كفرة کافر کی جمع

الْفَجَرَةُ - جو فاجر ہیں

- فَجَرَة فاجر کی جمع

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾
أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

اور کچھ چہروں پر اس روز خاک اڑ رہی ہو گی
اور کلونس چھائی ہوئی ہو گی۔ یہی کافر و فاجر لوگ ہوں گے

And other faces that Day will be dust-stained,
Blackness will cover them:
Such will be the Rejecters of Allah, the doers of iniquity.

وُجُوهٌ يَّوۡمَئِذٍ عَلَيۡهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرۡهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰٓئِكَ هُمُ الۡكَفَرَةُ الۡفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

- یہ غبار حزن وملال کا غبار ہوگا، اور حسرت و یاس کا غبار ہوگا۔ اور ذلت اور پریشانی کی وجہ سے چہروں پر سیاہی ہوگی۔ ان کو معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے کیا کمایا ہے، لہٰذا ان کو یقین ہو جائے گا کہ ان کا انجام کیا ہے۔
- یہ وہ بد نصیب ہوں گے جنہوں نے سر کشی اور سر تابی کرتے کرتے اپنی عمریں برباد کردی تھیں ان کے چہروں پر خاک اڑ رہی ہوگی، ان کے چہروں پر سیاہی چھائی ہوگی
- یہ وہ لوگ ہوں گے جو ساری عمر کفر کرتے رہے اور فسق وفجور میں مبتلا رہے۔

اللھم انت ربنا وانت الرحمن الرحیم اجعل وجوھنا یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ۔ انت اھل التقوی واھل المغفرۃ